

شیخ حریت، امیر اہلسنت، پانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو ہدیل
 محمد الیاس عطاء قادری رضوی



برائے کتب 07

میں سُدھرنا چاہتا ہوں

تخریج شدہ

پیشہ ورانہ
 سرپرستی و تربیت
 دوست اسلامی
 کا
 عالمی مشورہ
 فضلاء اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

- 2 جنت چاہئے یا دوزخ؟
- 10 بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا بڑا اعجاز
- 13 قیامت سے پہلے حساب
- 16 کبھی اوپر نہ کھوں گا
- 19 جہنم کی آواز اور جہنم
- 26 مغفرت کی تمنا کب سماعت ہے؟
- 38 سرمد لگانے کے 4 مدنی پہلو

مصنف
 دیکھئے



مکتبۃ المدینہ
 (دعوت اسلامی)

SC1286



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں سدھرنا چاہتا ہوں

شیطان لاکھ سُستی دلائل یہ رسالہ مکمل پڑھ
لیجئے ان شاء اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں مدنی
انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

نفاق و نار سے نجات

حضرت سیدنا امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک

بھیجا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ

پاک بھیجے اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ

مدینہ

لے یہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی
مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے 27 ویں رمضان المبارک (۱۴۲۳ھ) کے سنتوں

بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریر حاضر خدمت ہے۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پاک بھیجے اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ

رکھے گا۔“ (الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۳۳ مؤسسة الريان بیروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرود و سلام

کہ دفع کرتا ہے ہر اک بلا دُرود و سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جنت چاہئے یا دوزخ؟

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدَسَ سِرُّہُ الثُّورَانِی (مُتَوَفَّى 430 ہجری)

”حَلِیْئَةُ الْاَوْلِیَاءِ“ میں نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے یہ تَصَوُّر باندھا کہ میں جہنم میں ہوں اور آگ

کی زنجیروں میں جکڑا ہوا، ٹھوہر (یعنی زہریلا کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور

دوزخیوں کا پیپ پی رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرَات کے بعد میں نے اپنے نَفْس سے

اِسْتَفْسار کیا: بتا، تجھے کیا چاہیے؟ (جہنم کا عذاب یا اس سے نجات؟) نفس بولا: (نجات

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاہئے اسی لئے) ”میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس چلا جاؤں اور ایسے عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اس دوزخ سے نجات مل جائے۔“ اس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جہنم میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اسکی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حوروں سے ملاقات کر رہا ہوں۔ اِن تھوڑی رات کے بعد میں نے اپنے نفس سے پوچھا: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ (جہنم کی یا دوزخ کی؟) (نفس نے کہا: (جہنم کی اسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ ”دنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں تاکہ جہنم کی خوب نعمتیں پاؤں“ تب میں نے اپنے نفس سے کہا: فی الحال تجھے مہلت (مہلت) ملی ہوئی ہے۔ (یعنی اے نفس! اب تجھے خود ہی راہ مُتَعَيِّن کرنی ہے کہ سُدھر کر جہنم میں جانا ہے یا بگڑ کر دوزخ میں! اب تو اسی حساب سے عمل کر)

(جَلِیْلَةُ الْأَوَّلِيَاء، ج ۴، ص ۲۳۵ رقم ۵۳۶۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آخرت کی تیاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ

دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ المبین کس طرح اپنے نفس کو سُدا ہارنے کیلئے اُس کا مُحاسبہ

کر کے، اُسے قابو کرنے کی کوشش فرماتے نیز کوتاہیوں پر اس کی سرزنش (یعنی

اِس کو ڈانٹ ڈپٹ) کرتے بلکہ بعض اوقات اس کے لئے سزائیں بھی مُقَرَّر فرماتے،

ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خائف رہ کر خود کو زیادہ سے زیادہ سُدا ہارتے ہوئے

آخرت کی تیاری کے لئے کوشاں رہتے۔ بے شک ایسوں ہی کی کوشش ٹھکانے

بھی لگتی ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 19

میں اللّٰہ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُورًا ①۹

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

الْبَرَكَتِ، عَظِيمُ الْمَرْتَبَةِ، بِرِوَانَةِ شَمْعِ رِسَالَتِ، مُجَدِّدِ دِينِ وَ
 مِلَّتِ، پیرِ طریقت، عَالِمِ شَرِيعَتِ، حَامِیِ سُنَّتِ، مَاحِیِ بَدْعَتِ،
 بَاعِثِ خَیْرِ وَ بَرَكَتِ، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ
 الرَّحْمَنِ اپنے شہرہ آفاق تَرْجَمَہ قرآن کنزُالایمان میں اس کا ترجمہ یوں
 فرماتے ہیں: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی
 کوشش ٹھکانے لگی۔

روشن مستقبل

آج ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی ”دُنیوی کل“ (یعنی مستقبل) کی سُدھار
 کے لئے تو بہت غور و فکر کرتے، اُس کے لئے طرح طرح کی آسائشیں جمع کرنے
 کی ہر دم سعی کرتے، خوب بینک بیلنس بڑھاتے، کاروبار چمکاتے اور آئندہ کی
 دُنیوی راحتوں کے حصول کی خاطر نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کسی طرح
 ہماری یہ ”دُنیوی کل“ بہتر ہو جائے، ہمارا دُنیوی مستقبل سَوَر جائے، لیکن افسوس!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہم اپنی ”اُخروی کل“ (یعنی آخرت) کو سُدھارنے کی فکر سے یکسر غافل اور اس کی تیاری کے معاملے میں بالکل کاہل ہیں۔ حالانکہ صرف اس دُنیوی کل کے سُدھرنے کا انتظار کرنے والے نہ جانے کتنے نادان انسانوں کی آہِ حسرت موت کی ہچکیوں سے ہم آغوش ہو جاتی ہے اور وہ روشن مستقبلِ پاکر خوشیاں منانے کے بجائے اندھیری قبر میں اُتر کر قعرِ افسوس میں جا پڑتے ہیں۔ فقط دُنیوی زندگی سدھارنے کے تفکرات میں مُستغرق (مُس۔ تغ۔ رق) ہو کر اسی کے لئے مصروفِ تگ و دو رہنا، اپنی آخرت کی بھلائی کے لئے فکر و عمل سے غفلت برتنا، سابقہ اعمال پر اپنا احتساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عزم نہ کرنا سراسر نقصان و خسران ہے اور سمجھدار وہی ہے جس نے حسابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کیلئے اپنے نفس کا سختی سے مُحاسبہ کیا، گناہوں پر افسوس اور ان کے بُرے انجام کا خوف محسوس کیا۔ جیسا کہ ہمارے اسلاف کا طرزِ عمل رہا۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کروئے، شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

انوکھا حساب

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابنِ الصِّمَمَہ علیہ رحمۃ اللہ نے ایک بار اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی عمر شمار کی تو وہ (تقریباً) ساٹھ برس بنی۔ ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے ضرب دینے پر سات سو بیس مہینے بنے۔ سات سو بیس کو مزید تیس سے مضروب (یعنی ملٹی پلائی) کیا تو حاصل ضرب اکیس ہزار چھ سو آیا۔ جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مبارک عمر کے ایام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے! جبکہ اس مدت میں ایسے ایام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز نے لگے! پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا گیا تو طائرِ رُوحِ قفسِ عنصری سے پرواز

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کر چکا تھا۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۱، تہران)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِحْسَاسِ نَدَامَتِ هے نہ خَوْفِ عَاقِبَتِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

الْمِیْن کا اندازِ ”فکرِ مدینہ“، کس قدر اعلیٰ تھا اور وہ کس طرح نفس کو سُدھارنے

کیلئے اس کا مُحاسبہ فرماتے اور ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے باوجود خود کو

گنہگار تصور کرتے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ فُرطِ خوف

سے بعضوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب و

روز گناہوں کے سمندر میں غرق رہنے کے باوجود اِحْسَاسِ نَدَامَتِ ہے نہ

خَوْفِ عَاقِبَتِ۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی شب بیداریاں کرتے،

کثرت سے روزے رکھتے، کثیر اعمالِ خیر بجالاتے مگر پھر بھی خود کو کمترین خیال

_____ دینہ

۱۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے محاسبے کو ”فکرِ مدینہ“ کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرتے ہوئے خوفِ خدا غرورِ جَلِّ سے گریہ کناں رہتے۔

راتیں زاری کر کر رَوندے، نیند اُکھیں دی دھوندے

فجریں او گنہار کہاندے، سب تمہیں نپوئیں ہوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ و زاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان

کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو

سب سے بڑھ کر گناہ گار تصور کرتے ہیں)

ان کی شان تو یہ ہے کہ وہ مُسْتَحَبَّات کے ترک کو بھی اپنے لئے سِیِّئَات (یعنی

برائیوں) میں سے جانتے، نفلی عبادات میں کمی کو بھی جُرْمِ تَصَوُّر کرتے اور بچپن کی خطا

کو بھی گناہ شمار کرتے حالانکہ نابالغی کے گناہ محسُوب (شمار) نہیں کئے جاتے۔ چنانچہ

بچپن کی خطا یاد آگئی!

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عُبَیْہ غلامِ علیہ رَحْمَةُ اللہِ السَّلَام ایک

مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آگیا! لوگوں کے استفسار پر

فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں گناہ کیا تھا! (نَبِیُّہُ الْمُغْتَرِبِین ص ۷۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیرا اُجر لکھتا اور ایک تیرا واحد بہاڑ جتنا ہے۔

دارالبشائر بیروت) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ** کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے

صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا نرالہ انداز

منقول ہے کہ حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے بچپن میں

ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی کوئی نیا لباس سلواتے تو اس

کے گریبان پر وہ گناہ درج کر دیتے اور اکثر اس کو دیکھ کر اس قدر گریہ وزاری

کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہو جاتی۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۹) **اللَّهُ**

رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری

مغفرت ہو۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ناقص نیکیوں پر اترانا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے بُرے رُگانِ دین

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رَحِمَهُمُ اللہ المبین اپنی کم سنی کے گناہ بھی یاد رکھتے اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قَدَرِ خوف محسوس کرتے اور ایک ہم بد نصیبوں کی حالت ہے کہ بالغ ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کئے ہوئے گناہ بھی بھول جاتے اور تقاضے سے بھرپور نیکیوں کو یاد رکھ کر ان پر اتراتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کر کے بھول جاؤ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عَقْلَمَند وُہی ہے جو نیکیوں کے حصول کی

سعادت پا کر انہیں بھول جائے اور گناہ صادر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور خود کو

سدھارنے کیلئے ان پر سختی سے اپنا مُحاسبہ کرتا رہے۔ بلکہ نیک اعمال میں کمی پر بھی

خود کو سرزنش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرے اور ہر لمحہ خود کو اللہ واحدِ قہار عَزَّوَجَلَّ کے

قہر و غضب سے ڈراتا رہے۔ یہی ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین کا

معمول رہا ہے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سرسلیں (علیم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

آج ”کیا کیا“ کیا؟

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ

اپنا احتساب فرمایا کرتے، اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرُود مار کر فرماتے:

بتا، آج تو نے ”کیا کیا“ کیا ہے؟ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) اللہُ

رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری

امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مَغفِرَت ہو۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مُبَشِّرہ یعنی جن دس

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جنت کی

بشارت سنائی اُن میں شامل اور سیدنا صِدِّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے

افضل ہونے کے باوجود بہت انکساری فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا

اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرت سیدنا عمر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمّد رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نفس

سے فرما رہے تھے: ”واہ! لوگ تجھے امیرِ المؤمنین کہتے ہیں (پھر بطورِ عاجزی فرمانے

لگے) اور تو (تو وہ ہے کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تُو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔“ (کیمیائے سعادت ج ۲

ص ۸۹۲ تہران) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسى اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے

صَدقے ہماری مَغفِرَت ہو۔ امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْأَمینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اس طرح اپنے نفس کو ملامت کرنا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا مُحاسبہ

کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔ چنانچہ

قیامت سے پہلے حساب

ایک موقع پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو!

اپنے اعمال کا اس سے پہلے مُحاسبہ کر لو کہ قیامت آجائے اور ان کا حساب لیا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ منہجہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گنا مُعاف ہوں گے۔

جائے۔“ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۲۸) اللہ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر
رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مَغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّد

مُحَاسَبَہ کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سابقہ اعمال کا حساب کرنا مُحَاسَبَہ کہلاتا
ہے۔ کاش! روزانہ رات ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے ہمیں اپنے نفس کے ساتھ
تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایہ اعمال میں
نفع و نقصان کی معلومات ہوتی رہے۔ جس طرح شریک تجارت سے حساب لینے
میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے اسی طرح نفس کے ساتھ بھی حساب کتاب
میں بہت زیادہ احتیاط ضروری ہے کیوں کہ نفس بہت چالاک اور حیلہ ساز ہے یہ

مدینہ

۱۔ خود کو سُدھارنے کے بہترین ٹُخے ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام ”فکرِ مدینہ“ بھی
ہے۔ یعنی روزانہ رات کو اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کرے اور اِس دَورِان مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرے۔

خبر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُود پاک نہ پڑھے۔

ہمیں اپنی سرکشی بھی اطاعت کے لباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نفع نظر آئے حالانکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں سدھرنے کیلئے تمام جائز اُمور میں بھی نفس سے حساب طلب کرنا چاہیئے۔ اگر اس میں ہمیں نفس کا قصور نظر آئے تو اُس سے سختی کے ساتھ کمی پوری کروانی چاہیئے۔ جیسا کہ ہمارے اُسلاف رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کا عمل رہا۔ چنانچہ

چراغ پر انگوٹھا

بہت بڑے عالم اور تابعی بزرگ حضرت سَیدُنا أَحْمَدُ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت چراغ ہاتھ میں اٹھا لیتے اور اس کی لو پر انگوٹھا رکھ کر اس طرح فرماتے: اے نفس! تُو نے فلاں کام کیوں کیا؟ اور فلاں چیز کیوں کھائی؟ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۳ تہران) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

یعنی اپنا مُحَاسِبہ کرتے کہ اگر میرے نفس نے غلطی کی ہو تو اُس کو تَنْبِیہ ہو کہ یہ چراغ کی لُو جو کہ بہت ہی ہلکی آگ ہے پھر بھی جب ناقابلِ برداشت ہے تو بھلا جہنم کی بھیا نک آگ سہنا کیونکر ممکن ہوگا! حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس طرح کی ایک اور حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کبھی اوپر نہ دیکھوں گا

حضرت سیّدنا مَجْمَع نامی ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نگاہ جھکا لی اور اس قَدْر پشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا ”آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔“ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ**

کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مَغفرت ہو۔

امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

آنکھ اٹھتی تو میں جُھنْجُلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے اُسلاف

کی کیسی مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ غلطی سے نظر نامحرم پر جا پڑی اور اچانک

پڑ جانے والی نظر مُعاف ہونے کے باؤجُو دُبھی انہوں نے کبھی اوپر نہ دیکھنے کا عہد

کر لیا یعنی مُستقل آنکھوں کا ”قفلِ مدینہ“ لگا لیا۔!

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھی نگاہیں

آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر جَنّت سے روک دیا گیا تو!

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدھَم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الاکرم ایک مرتبہ غُسل

مدینہ

لے دَعْوَتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی اصطلاح ”قفلِ مدینہ“ کی تفصیلی معلومات کیلئے

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا تحریری بیان ”قفلِ مدینہ“ کا مطالعہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

فرمانے کیلئے کسی حتمام پر گئے۔ حتمامی نے آپ کو روک کر درہم (یعنی روپے) طلب کر لئے۔ اور کہہ دیا کہ اگر درہم ادا نہ کریں گے تو داخل نہ ہونے دوں گا۔ اس کے یہ کہنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونا شروع کر دیا۔ حتمامی نے پریشان ہو کر عرض کی: اگر آپ کے پاس درہم نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ویسے ہی غسل فرمالیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اس وجہ سے نہیں رویا کہ آپ نے مجھے روک دیا ہے بلکہ مجھے تو اس بات نے رُلا دیا کہ درہم نہ ہونے کی وجہ سے آج مجھے ایسے حتمام میں جانے سے روک دیا گیا ہے جس میں نیکوکار و گنہگار سبھی نہاتے ہیں۔ آہ! اگر نیکیاں نہ ہونے کی بنا پر کل مجھے اُس بخت سے روک لیا گیا جو صرف نیکوں کا مقام ہے، تو میرا کیا بنے گا! **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ** **کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُن نفوسِ قدسیہ کے واقعات ہیں جو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے پرہیزگار بندے ہیں، جن کے سروں پر اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ تبارک و تعالیٰ نے ولایت کے تاج سجائے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام بَایں ہمہ شَرَف و مَرَبَّت (یعنی ولایت جیسا عظیم مرتبہ حاصل ہونے کے باوجود) کس طرح نفس کو سدھارنے کیلئے اُس کا مُحاسبہ فرماتے اور خود کو عاجز و گنہگار تصور کرتے۔ کاش! ہم بھی سدھرنے کا جذبہ رکھتے ہوئے اپنا مُحاسبہ کر پاتے اور جیتے جی اپنے اعمال کا جائزہ لینے میں کامیاب ہو جاتے۔ گزشتہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنوی مصیبت کو یادِ آخرت کا ذریعہ بناتے تھے۔ اس ضمن میں ایک اور حکایت سماعت فرمائیے۔ چنانچہ

ہتہ کڑیاں اور بیڑیاں

مفسرِ قرآن، صاحبِ خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ فی تفسیرِ الْقُرْآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت صدرُ الْاَفْضَلِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رَحْمَةُ الْہَادِی اپنی مشہور کتاب ”سوانحِ کربلا“ کے صَفْحَہ نمبر 60 پر فرماتے ہیں:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مسکین (غیمہ اسلام) پر زود و پاک پڑو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کجاج بن یوسف کے دور میں دوسری بار حضرت سپیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کیا گیا اور لوہے کی بھاری زنجیروں میں آپکا تنِ نازنین جکڑ لیا گیا اور پہرہ دار مُتَعَيِّن کر دیئے گئے۔ مشہور محدث حضرت سپیدنا امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالتِ زار دیکھ کر رو پڑے اور اپنے جذباتِ قلبی کا اظہار کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: آہ! یہ کیفیت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی اے کاش! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے یہاں میں اس طرح قید ہوتا! یہ سُن کر جنابِ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”آپ سمجھتے ہیں اس قید و بند کی وجہ سے میں اضطراب میں ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ابھی آزاد ہو جاؤں مگر اس سزا پر صَبْر میں اُتّر ہے۔ ان بیڑیوں اور زنجیروں کی بندشوں میں جہنم کی خوفناک آتشیں زنجیروں، آگ کی بیڑیوں اور عذابِ الہی کی یاد ہے۔“ یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھ کڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے! اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سانس کی مالہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جلدی کرو

! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سانس ہی تو ہیں کہ اگر یہ رُک جائیں تو

تمہارے اُن اعمال کا سلسلہ مُنقطع ہو جائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب

حاصل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحِمَ فرمائے اُس شخص پر جس نے اپنے اعمال کا

جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔“

(اتحاف السادة المتقين ج ۱۴ ص ۱۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر ستر چتریں نازل فرماتا ہے۔

بے عمل بے وقوف ہوتا ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہم تو سرتاپا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے؟ نیکیاں ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو اخلاص کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اعمال سنا کر ریا کاری کی تباہ کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامہ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس! ہمیں اس کے بُرے نتائج اور خود کو سُدھارنے کا کوئی احساس نہیں، اور اس پر طرہ یہ کہ ہم خود کو بہت عَقْلَمَندُ گُمان کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی ہمیں بے وقوف یا کم عقل کہہ دے تو اُس کے دشمن ہی ہو جائیں۔ لیکن اب آپ ہی بتائیے کہ اگر کسی مَفْرُور مجرم کی پھانسی کا حکم نامہ جاری ہو چکا ہو، پولیس اُس کو تلاش کر رہی ہو اور وہ گرفتاری سے بے خوف، راہِ حَقِّظ و احتیاط ترک کر کے آزادانہ گھوم رہا ہو تو کیا اُس کو عَقْلَمَند کہیں گے؟ ہرگز نہیں! ایسے آدمی کو لوگ بے وقوف ہی کہیں گے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جہنم کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے بتادیا گیا ہو کہ ”جس نے قصدِ انماز

چھوڑی جہنم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔“ (حَلِیَّةُ الْأَوْلیَاءِ ج ۷ ص

۲۹۹ رقم ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ ”جو ماہِ

رَمَضان کا ایک روزہ بھی بلا عذرِ شرعی و مرض قضاء کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے

روزے اُسکی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے“۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِی ج ۲ ص

۷۵۱ حدیث ۷۲۳ دارالفکر بیروت) اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ جو شخص حج کے

زادِ راہ (اَخْرَاجَات) اور سواری پر قادر ہو جو اسے بَيْتُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا

دے، اس کے باوجود حج نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (سُنَنُ

التِّرْمِذِی ج ۲ ص ۲۱۹ حدیث ۸۱۲) اگر تم نے وعدہِ خلائی کی تو یاد رکھو، جو وعدہ

_____ مدینہ

۱۔ یعنی بلا وجہ رمضان میں ایک روزہ بھی نہ رکھنے والا اس کے عوض عمر بھر روزہ رکھے، تو وہ درجہ اور ثواب نہ

پائیگا جو رمضان میں رکھنے سے پاتا اگرچہ شرعاً ایک روزے سے اس کی قضاء ہو جائے گی ادائے فرض اور

ہے درجہ پانا کچھ اور۔ (مراۃ ج ۳ ص ۱۶۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ میں اور دس مرتبہ شام و دوپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خلانی کرتا ہے اس پر اللہ عزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے اور اس کے نہ فرض قبول کئے جائیں گے نہ نفل (صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۱۶ حدیث ۱۸۷۰) ادا

الکتب العلمیۃ بیروت) اگر تم نے بدنگاہی کی، کسی نامحرم عورت کو دیکھا یا اثر دکو بنظر شہوت دیکھا یا V.C.R، T.V، انٹرنیٹ اور سینما گھر وغیرہ پر فلمیں، ڈرامے اور بے حیائی سے پُر مناظر دیکھے تو یاد رکھو! منقول ہے: جس نے اپنی آنکھ حرام سے پُر کی اللہ تعالیٰ بروز قیامت اُس کی آنکھ میں آگ بھر دیگا۔ اور جسے یہ سمجھا دیا گیا ہو کہ عنقریب تمہیں مرنا پڑے گا کیونکہ ہر جان کو موت سے ہمکنار ہونا ہے جب وقت پورا ہو جائے گا تو پھر موت ایک پل آگے ہوگی نہ پیچھے۔ اور یہ بھی اطلاع دے دی گئی ہو کہ مرنے کے بعد اُس قبر میں جانا ہے جو مجرموں پر تارک اور وحشتناک ہوتی ہے، ان کیلئے کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو بھی ہوتے ہیں اور اس میں ہزاروں سال رہنا ہوگا۔ آہ! قبر ہر ایک کو دبائے گی، نیکوں کو ایسے دبائے گی جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چٹا لیتی ہے اور جن سے اللہ عزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھیجے گی کہ پسلیاں ٹوٹ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پھوٹ کر ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہو جائیں گی جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں۔ اسی پر استغناء نہیں بلکہ اس بات سے بھی مُتَنَبِّہ یعنی خبردار کر دیا گیا ہو کہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، اور سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، نیکوں کے لئے جنت کی راحتیں اور مجرموں کیلئے جہنم کی آفتیں ہوں گی۔

نادانی کی انتہا

اتنا کچھ معلوم ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص اللہ عزَّوَجَلَّ سے گمراہی نہ ڈرے۔ موت کی سختیوں، قُبْرِ کی وحشتناکیوں، قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کی سزاؤں کا صحیح معنوں میں خوف نہ رکھے، غفلت کی نیند سوتا رہے، نمازیں نہ پڑھے، رَمَضانُ المبارک کے روزے نہ رکھے، فرض ہونے کی صورت میں بھی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ نکالے، فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کرے، وعدہ خلافی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں جھ پڑو پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اُس کا وتیرہ (وَتی۔رہ) رہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ترک نہ کرے، فلموں ڈراموں کا شائق رہے، گانے سننا اس کا بہترین مشغلہ رہے، والدین کی نافرمانی کرے، گالیاں بکنے اور طرح طرح کی بے حیائی کی باتوں میں مگن رہے الغرض خُود کو بالکل بھی نہ سُدھارے مگر پھر بھی اپنے آپ کو عَقْلَمَنْدُ سمجھتا رہے تو ایسے شخص سے بڑھ کر بے وقُوف اور کون ہوگا؟ اور بے وقُوفی کی انتہا یہ ہے کہ جب سُدھارنے کی خاطر سمجھایا جائے تو لا پرواہی سے یہ کہہ دے کہ بس جی کوئی بات نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تو رحیم و کریم ہے مہربانی کرے گا، وہ کرم فرما دے گا۔

مغفرت کی تمنا کب حماقت ہے؟

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سپِّدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الٰہی اِحیاءُ الْعُلُوم میں فرماتے ہیں: ایمان کے بیج کو عبادت کا پانی نہ دیا جائے یا دل کو بُرے اخلاق سے مُلَوُّث چھوڑ دیا جائے اور دُنوی لَذَّت میں منہمک (مُن۔ہ۔مک) ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جائے پھر مغفرت کا انتظار کرے تو اس کا انتظار ایک بے وقوف اور دھوکے میں مُبتَلَا شخص کا انتظار ہے۔ (اخیاء علوم الدین ج ۴ ص ۷۵، دار صادر بیروت) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عاجز (یعنی بے وقوف) شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے چلاتا ہے اور (اس کے باوجود) اللہ تعالیٰ سے آرزو رکھے۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۲۰۷-۲۰۸ حدیث ۲۴۶۷ دار الفکر بیروت)

جو بو کر گندم کاٹنے کی امید حماقت

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی میں عاجز سے مراد بے وقوف ہے۔ کَیْس (یعنی عقلمند) کا مقابل، نفسِ امارہ سے دبا ہوا یعنی وہ بے وقوف ہے جو کام کرے دوزخ کے اور اُمید کرے جنت کی، کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَحیم ہے۔ باجرہ بوئے اور اُمید کرے گیہوں کاٹنے کی! کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَحیم ہے۔ کاٹتے وقت اسے گندم بنادے گا اس کا نام اُمید نہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط چھوڑتا ہے۔

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (پ ۳۰ الانفطار ۶) (ترجمہ کنزا لایمان: تجھے کسی

چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے) اور فرماتا ہے: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ

هَاجَرُوا وَجْهَهُدَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (پ ۲ البقرة ۲۱۸) (ترجمہ کنزا لایمان: وہ جو ایمان

لائے اور وہ جنہوں نے اللہ (عزوجل) کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ (عزوجل)

کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الہی کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) جو بوکر گندم

کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وسوسہ ہے۔ خواجہ حسن بصری (علیہ د

حمة اللہ القوی) فرماتے ہیں کہ: بعض لوگوں کو جھوٹی امید نے سیدھے راہ نیک

اعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔

(مرآة المناجیح ج ۷ ص ۱۰۲، ۱۰۳، اشعہ ج ۴ ص ۲۵۱، مرقات ج ۹ ص ۱۴۲)

جہنم کا بیج بو کر جنت کی کھیتی کا انتظار!

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الٰہی اٰحیاء

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

العلوم میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا توحیٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ کہ معافی کی اُمید پر عداوت کے بغیر آدمی گناہوں میں بڑھتا چلا جائے، اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے قُرب کی تَوَقُّع رکھے، جہنم کا بیج ڈال کر جنت کی کھیتی کا منتظر ہے، گناہوں کے ساتھ عبادت گزار لوگوں کے گھر (جنت) کا طالب ہو، عملِ خیر کے بغیر جزائے خیر کا انتظار کرے اور ظلم و زیادتی کے باوجود اللہ تعالیٰ سے نجات کی تمنا کرے۔ تَرَجُّو النِّجَاةَ وَلَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا إِنَّ السَّفِينَةَ لَا تَجْرِي عَلَى الْيَبْسِ۔ تم نجات کی اُمید رکھتے ہو لیکن اس کے راستوں پر نہیں چلتے یقیناً کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۷۶)

مصیبت باعثِ عبرت ہے

یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کی بے نیازی کو سمجھنے کی اس طرح کوشش کیجئے کہ کیا دنیا میں آپ کو کوئی تکلیف نہیں آتی؟ بخار نہیں آتا؟ پریشانی لاحق نہیں ہوتی؟ تنگ دستی، قرض داری، بے روزگاری کے مناظر کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو، نیک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

حادثات سے واسطہ نہیں پڑا؟ ہاتھوں، پیروں یا آنکھوں وغیرہ سے معذور نہیں دیکھے؟ کیا دنیا میں تکلیفوں کے نظائر آ پکو جہنم کے عذابات یاد نہیں دلاتے؟ یقیناً دنیا کی تکالیف میں اہل نظر کیلئے قبر و آخرت اور جہنم کے عذابوں کی یاد ہے۔ چنانچہ یاد رکھیے! وہ رپ بے نیاز عزوجل جو دنیا کے اندر بندوں کو بیماریوں، تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا کر سکتا ہے وہ جہنم کا عذاب بھی دے سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
اللہ عزوجل روزی دینے والا ہے پھر بھی

اس بات پر ذرا غور فرمائیے کہ اللہ عزوجل روزی دینے والا ہے اور غیر وسیلے کے بھی روزی دینے پر قادر ہے یہ آپکا بھی ایمان ہے اور میرا بھی۔ ہاں ہاں اُس نے ہر ایک کی روزی اپنے ذمہ کرم پر لی ہوئی ہے جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتدائی آیت میں ارشاد ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
تَرْجَمُهُ كُنُزُ الْإِيمَانِ: اور زمین پر چلنے والا
کوئی (جاندار) ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ

(عزوجل) کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

پھر سوچنے کی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے روزی کا ذمہ لے لیا ہے تو
آخر کیوں رِزق کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں؟ کیوں ایک شہر سے دوسرے شہر
جاتے اور وطن سے بے وطن ہوتے اور ”راہِ مال“ میں آنے والی ہر تکلیف ہنسی
خوشی برداشت کرتے ہیں، اس لئے کہ آپ کا ذہن بنا ہوا ہے کہ میں کوشش کروں گا
تو روزی ملے گی، حرکت میں برکت ہے۔

اللہ عزوجل نے ہر ایک کی مغفرت کا ذمہ نہیں لیا مگر...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے ہر ایک جاندار کی روزی

اپنے ذمہ کرم پر لے لی ہے مگر یاد رکھئے! ہر کسی مسلمان کے ایمان کی حفاظت یا
بے حساب مغفرت کا ذمہ نہیں لیا مگر پھر بھی روزی ہی کی فکر لگی ہوئی ہے، ایمان کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ منہجہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

حفاظت اور بے حساب مغفرت کی طلب کیلئے کسی قسم کی ہل چل نہیں شاید اس لئے کہ آج بہت سے لوگوں کے دل سخت ہو چکے ہیں لہذا دنیا کی خاطر سختیاں برداشت کر لیتے ہیں، دنیا کمانے کیلئے روزانہ آٹھ، دس، بلکہ بارہ گھنٹے تک کولہو کے بیل کی طرح پھرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہائے صد کڑور افسوس! ایمان کی حفاظت و بے حساب مغفرت کی طلب میں ماہانہ صرف تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی بھی اگر درخواست کی جائے تو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں۔ معاذ اللہ گویا زبانِ حال سے کہا جا رہا ہے۔

نفس و شیطان نے بدمست کیا بھائی ہے

ہم نہ سُدھرے ہیں، نہ سُدھریں گے، قسم کھائی ہے

اللہ عزوجل بے نیاز ہے

یقیناً اللہ عزوجل بغیر سبب کے محض اپنی رحمت سے جنت میں داخل

فرمانے پر قادر ہے۔ مگر اُس کی بے نیازی سے ڈرنا ضروری ہے، کہ کسی ایک گناہ پر

گرفت فرما کر جہنم میں بھی جھونک سکتا ہے۔ ”مُسند امام احمد بن حنبل“ میں

اللَّهُ رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّ وَجَلَّ کا مبارک ارشاد نقل کیا گیا ہے: ”یہ لوگ جنت میں جائیں گے۔“

تب بھی مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے تب بھی مجھے اس

بات کی کوئی پرواہ نہیں۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۰۵ رقم ۷۶۷۷۷ ادار الفکر)

بیروت) لہذا ہمیں جہنم سے اپنے آپ کو بچانے اور جنت الفردوس میں داخلہ پانے

کیلئے یہ ذہن بنانا ہوگا کہ ”میں سُدھرنا چاہتا ہوں“ اور اس کیلئے اپنے اندر

خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ ﷺ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیدا کرنے کی بھرپور کوشش

کرنی ہوگی۔ اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے ہم گناہوں سے بچیں گے

اور نمازوں اور سنتوں کی پابندی کریں گے، مَدَنی قافلوں میں سفر کریں گے،

روزانہ رات ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے ”مَدَنی انعامات“ کا رسالہ پُر کریں

گے اور پھر ہر ماہ اپنے یہاں کے ”ذِمّہ دار“ کو جمع کروائیں گے تو بفضلِ خدا وسیلہ

مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جہنم سے بچ کر داخلِ جنت ہوں گے جو کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُود و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اصل کامیابی ہے۔ جیسا کہ پارہ 4 سورہ ال عمران کی آیت نمبر 185 میں اللہ رَحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:-

فَمَنْ ذُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
ترجمہ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر
جنت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔

سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر حال، اُس کی رحمت سے مایوس بھی نہ ہونا چاہئے اور اس کی بے نیازی سے غافل بھی نہیں رہنا چاہئے۔ اور خود کو سُدھارنے کیلئے ہر دم کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں، توجہ واقعی سُدھرنا چاہتے ہیں وہ اپنے سابقہ گناہوں سے سچی پکی توبہ کر لیں۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ترغیب کیلئے توبہ کے فضائل پر مبنی تین احادیثِ مبارکہ آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:-

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: { ۱ } ”بندہ جب اپنے گناہ کا

اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

(صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، ج ۲ ص ۱۹۹ حدیث ۲۶۶۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت) { ۲ } حدیثِ

قُدسی میں ہے: اللہ عزَّ وَّجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے میرے بندو! تم سب گنہگار

ہو سو اے اس کے جسے میں سلامتی عطا کروں تو تم میں سے جو یہ جان لے کہ میں

بخشنے پر قادر ہوں پھر اس نے مجھ سے معافی مانگی تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کچھ پر

واہ نہیں۔“ (مَشْغَلَةُ الْمَصَابِيح، ج ۲ ص ۲۳۹ حدیث ۲۳۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) { ۳ }

فرمانِ مصطفیٰ ہے: جو اس طرح دعا کرے: اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

سُبْحَنَكَ عَمِلْتَ سُوءًا اَوْ ظَلَمْتَ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

اَنْتَ۔ یعنی ”اے اللہ عزَّ وَّجَلَّ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے

بُرے اعمال کئے اور اپنے نفس پر ظلم کیا، مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔“

تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ فرماتا ہے: میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اگرچہ وہ چونیٹیوں کی تعداد کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

برابر ہوں۔“ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۷ رقم ۰۴۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی اچھی نیتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ آپ سب کی توبہ قبول

فرمائے، آپ سب کا ایمان سلامت رکھے، آپ کو بار بار حج نصیب فرمائے،

بار بار گنبدِ خضرا دکھائے، مُخلص عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنائے اور یہ

تمام دُعائیں مجھ پانی و بدکار، گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

ہمت کیجئے اور آج سے طے کر لیجئے: ”میں سدھرنا چاہتا ہوں“ لہذا اب

میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، فلمیں ڈرامے نہیں

دیکھوں گا..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، گانے باجے نہیں سُنوں گا.....

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، داڑھی نہیں منڈاؤں گا..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ،

داڑھی کو ایک مُٹھی سے نہیں گھٹاؤں گا..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن سفر کیا کروں گا..... اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پر کروں گا اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا..... اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

الہی رَحْم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت

کی فضیلت اور چند سنّتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ

رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربِّ الْعِزّت

عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے

مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت

میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
”اِثْم“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے
سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سُنَن ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ

”اِثْم“ (اِث - مد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (سُنَن ابن

ماجہ، ج ۳ ص ۱۱۵ حدیث ۳۲۹۷) ﴿۲﴾ تھڑکا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں

اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور

زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۵، ص ۳۵۹) ﴿۳﴾ سُرمہ سوتے

وقت استعمال کرنا سنت ہے (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) ﴿۴﴾ سُرمہ استعمال

کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں

آنکھوں میں تین تین سلاخیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(اٹی) میں دو، (س) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (انظر: شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۲۱۸-۲۱۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرِ مہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ سرے کی سنتوں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیۃ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

﴿۸۶﴾ ﴿۹۲﴾

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹	ہتھ کڑیاں اور بیڑیاں	۱	نفاق و نارسے نجات
۲۱	سانس کی مالا	۲	جنت چاہئے یا دوزخ؟
۲۲	بے عمل بے وقوف ہوتا ہے	۴	آخرت کی تیاری
۲۳	جہنم کے دروازے پر نام	۵	روشن مستقبل
۲۵	نادانی کی انتہا	۷	انوکھا حساب
۲۶	مغفرت کی تمنا کب حماقت ہے؟	۸	احساسِ ندامت ہے نہ خوفِ عاقبت
۲۷	جو بوکر گندم کاٹنے کی امید حماقت	۹	بچپن کی خطا یاد آگئی!
۲۸	جہنم کا بیج بوکر جنت کی کھیتی کا انتظار!	۱۰	بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا ذرا انداز
۲۹	مصیبت باعثِ عبرت ہے	۱۰	ناقص نیکیوں پر اترانا
۳۰	اللہ عزوجل روزی دینے والا ہے پھر بھی۔۔۔	۱۱	نیکی کر کے بھول جاؤ
۳۱	اللہ نے ہر ایک کی مغفرت کا ذمہ نہیں لیا مگر۔۔۔	۱۲	آج ”کیا کیا“ کیا؟
۳۲	اللہ عزوجل بے نیاز ہے	۱۲	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی
۳۴	سدھر نے کیلئے توبہ کر لیجئے	۱۳	قیامت سے پہلے حساب
۳۶	اچھی اچھی نیتیں	۱۴	محاسبہ کسے کہتے ہیں
۳۸	اشد کے چار حروف کے نسبت سے سُرمہ	۱۵	چراغ پر انگوٹھا
	لگانے کے 4 مدنی پھول	۱۶	کبھی اوپر نہ دیکھوں گا
		۱۷	اگر جنت سے روک دیا گیا تو



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا

سُنت کی بہاریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا

میں نے سنت کی ماحول میں بکثرت سنتیں سمجھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہر، مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی سنت فی الجہا ہے، عاشقانِ رسول کے سنت فی حلقوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”تکبیرِ مدینہ“ کے ذریعہ سنت فی انعامات کا رسالہ پیکر کے اپنے یہاں کے قدم دار کو متبع کروانے کا معمول، ہاتھ لگانے، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا اس کی بزرگت سے پابند سنت ہونے، شگاہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی جماعت کے لیے شکر سے کاؤ بننے ہونے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیہوش بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّلَٰةُ الَّتِي لَا تُقْبَلُ اِلَّا بِهَا اس کی بزرگت سے پابند سنت ہونے، شگاہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی جماعت کے لیے شکر سے کاؤ بننے ہونے گا۔

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: مسجد محمد نیکانور، فون: 021-32203311
- لاہور: بازارِ پیرا گنج، گلشنِ اسلام، فون: 042-37311679
- اسلام آباد: محلہ دارا، انارکلی، بازارِ دارا، فون: 041-2632625
- سکسٹر: چانگ میں مسجد، فون: 056274-37212
- چنایا دار: چانگ میں مسجد، فون: 022-2620122
- ملتان: درویشی، بازارِ اسماعیل، بازارِ گلشن، فون: 061-4511192
- کلاں: کلاں، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 044-2550767
- راولپنڈی: گلشن، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 051-5553765
- چنایا دار: چانگ میں مسجد، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 068-5571686
- کوئٹہ: چانگ میں مسجد، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 0044-4362143
- سکسٹر: چانگ میں مسجد، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 071-5619195
- کوئٹہ: چانگ میں مسجد، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 055-4225653
- کلاں: کلاں، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، بازارِ گلشن، فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرائیویٹ سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34125858 / 34921389-93 / 34126999

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

مکتبہ المدینہ
(مدینہ منورہ)